نفس المہموم

مولف

رئیس المحدثین آقائی شیخ عباس قمی اعلی اللہ مقامہ

مترجم

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سید صفدر حسین نجفی صاحب

اعلی اللہ مقامہ

پیش کش، سید محمد شبیر عباس

ناشر

ولی العصر ٹرسٹ رتہ متہ، ضلع جھنگ

نام کتاب ______ نفس المھموم

مؤلف ______ آغائی شیخ عباس قمی اعلی اللہ مقامہ

مترجم ______ علامہ سید صفدر حسین نجفی صاحب اعلی اللہ مقامہ

نظر ثانی ______ مولانا بختیار الحسن سبزواری

پیش کش ______ سید محمد شبیر عباس

سال طباعت ______ بار اول ۱۹۹۰ء / بمطابق ۱۴۱۱ ہجری

تعداد ______ ۵۰۰

مطبع ______

ہدیہ ______

ناشر ______ ولی العصر ٹرسٹ رتہ متہ ضلع جھنگ

______ سٹاکسٹ ______

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور ۲

دعوت دیں گے حرم سے الگ نہ ہونا میرے چچا۔ ماموں آپ پر قربان جائیں خدا کی قسم اگر آپ شہید ہو گئے تو پھر ہمیں غلام و بندہ بنا لیں گے۔

اور شیخ مفید نے کہا ہے کہ امام حسینؑ مکہ کی طرف روانہ ہوئے جب کہ آپ خداتعالیٰ کا یہ ارشاد:

فخرج منها خائفا يترقب قال رب نجني من القوم الظالمين۔

پس وہ نکلا اس (مصر) سے خوف کی حالت میں جب کہ مڑ مڑ کے دیکھتا تھا اور کہا پروردگار مجھے ظالم و ستمگر قوم سے نجات دے۔

اور آپ نے شاہراہ کو پکڑے رکھا آپ کے اہل بیت کے افراد نے کہا کاش کہ آپ اس راستہ سے ٹیڑھے ہو جاتے دے اور آپ نے شاہراہ کو پکڑے رکھا آپ کے اہل بیت کے افراد نے کہا کاش کہ آپ اس راستہ سے ٹیڑھے ہو جاتے جس طرح کہ ابن زبیر نے انحراف کیا تا کہ آپ کو تلاش کرنے والے آپ تک نہ پہنچ پائیں تو آپ نے فرمایا نہیں خدا کی قسم میں اس راستے سے جدا نہیں ہوں گا یہاں تک کہ خدا جو چاہے حکم فرمائے اور جب آپ مکہ میں آ گئے جب کہ آپ کا مکہ میں دخول شب جمعہ تھے اور شعبان کی تیسری تاریخ تھی تو آپ مکہ میں آ گئے جب آپ مکہ میں آئے تو اس وقت آپ اس آیت کو پڑھ رہے تھے۔

ولما توجه تلقاء مدين قال عسى

اور جب وہ مدینہ شہر کے سامنے والے حصے کی طرف متوجہ ہوئے تو کہا

ربی ان یھدینی سواء السبیل ۔ عنقریب میرا پروردگار مجھے سیدھے راستہ کی جانب ہدایت کرے گا ۔

پس آپ نے مکہ میں سکونت کرلی اور مکہ کے لوگ اور عمرہ کرنے والے اور دوسرے شہروں کے لوگ کہ جو مکہ میں تھے ان کے پاس آتے اور ابن زبیر بھی مکہ میں تھا اور کعبہ کے سامنے کھڑے ہوکر نماز پڑھتا اور طواف کرتا تھا اور باقی لوگوں کے ساتھ مل کر وہ بھی امام حسینؑ کے پاس جاتا کبھی دو دن پے درپے اور کبھی دو دنوں میں ایک مرتبہ اور ابن زبیر پر آنجناب کا وجود سخت گراں تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جب تک حسینؑ مکہ میں ہیں حجاز کے لوگ اس کی بیعت نہیں کریں گے اور لوگ آنجناب کی زیادہ اطاعت کرنے اور آپ ان کی نسظر میں زیادہ بزرگ تھے ۔

باقی رہے اہل کوفہ تو جب انہیں معاویہ کی وفات کی خبر پہنچی تو وہ یزید کے بارے میں بہت کچھ باتیں کرتے تھے اور انہیں معلوم ہوگیا کہ حسینؑ نے یزید کی بیعت سے انکار کردیا ہے اور ابن زبیر کی خبر اور یہ کہ دونوں مکہ میں چلے گئے ہیں اس میں انہوں نے غور و خوض کیا پس شیعہ سلیمان بن صرد خزاعی کے گھر میں جمع ہوئے اور معاویہ کے ہلاک ہونے کو یاد کیا اور خدا کا شکر و حمد و ثنا کی اور سلیمان نے کہا معاویہ مرگیا ہے اور حسینؑ نے بیعت سے انکار کردیا ہے اور مکہ چلے گئے ہیں تم ان کے اور ان کے والد گرامی کے شیعہ ہو اگر جانتے ہو اور سمجھتے ہو کہ ان کی مدد کروگے اور ان کے دشمن سے جہاد کروگے تو پھر ان کی خدمت میں لکھو اور انہیں مطلع کرو اور اگر اس بات کا ڈر ہے کہ سستی کروگے اور کمزوری و بزدلی

دکھاؤ گے تو پھر انہیں دھوکہ و فریب نہ دو سب نے کہا کہ ہم ان کی مدد کریں گے
اور ان کے ساتھ مل کر جہاد کریں گے اور اپنے آپ کو قتل ہونے کے لیے
پیش کریں گے تو اس نے کہا پھر لکھو تو ان لوگوں نے یہ تحریر لکھی۔
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: حسینؑ بن علیؑ کی طرف سلیمان بن صرد اور مسیب
بن نجبہ، رفاعہ بن شداد، حبیب بن مظاہر اور آپ کے دوسرے پیروکاروں
اصل کوفہ کے مومنین اور مسلمین میں سے جو ہیں ان کی جانب سے سلام علیک
ہم آپ کی خدمت میں خدا کی حمد و تعریف کرتے ہیں کہ جس کے علاوہ کوئی معبود
نہیں اما بعد الحمد للہ کہ خدا نے آپ کے ستم گر اور عنید دشمن کو مار دیا اور نابود
کر دیا کہ وہ جو اس امت پر کود پڑا تھا اور معاملہ ان کے ہاتھ سے چھین لیا تھا ان
کے نیک و صالح لوگوں کو قتل کیا اور اشرار و برے لوگوں کو باقی رکھا مال خدا کو
ظالموں اور دولت مندوں کے درمیان دست بدست پھرا تا لیس دوری ہو
اس کے لیے قوم ثمود کی مانند اور ہمارے اوپر کوئی امام نہیں ہے۔ آپ ہماری
طرف آئے شاید خدا ہمیں حق پر جمع کر دے اور نعمان بن بشیر حضر امارت میں
ہے ہم جمعہ میں اس کے پاس نہیں جاتے اور نہ عید میں اس کے ساتھ باہر جاتے
ہیں اور اگر ہمیں خبر ملی کہ آپ ہماری طرف آ رہے ہیں تو ہم اس کو باہر نکال دیں
گے تا کہ وہ شام چلا جائے انشاء اللہ۔

پھر یہ خط انہوں نے عبداللہ بن مسمع ہمدانی اور عبداللہ بن وال تیمی کے
ہاتھ بھیجا اور ان دونوں کو حکم دیا جلدی کرنے کا پس وہ دونوں جلدی کے ساتھ
چلے یہاں تک کہ مکہ میں وہ پہنچے جب کہ ماہ رمضان کے دس دن گزر چکے
تھے۔

پھر اہل کوفہ خط کو بھیجنے کے بعد دو دن ٹھہر کر قیس بن مسہر صیداوی، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن شداد ارحبی اور عمارہ بن عبداللہ سلولی کو امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا اور ان کے ساتھ ایک سو پچاس خط تھے ایک ایک دو دو تین تین اور چار چار افراد کی جانب سے۔

پھر دو دن چھوڑ کر انہوں نے آپ کی طرف ہانی بن ہانی سبیعی اور سعید بن عبداللہ حنفی کو بھیجا اور آپ کو لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حسین بن علی علیہما السلام کی طرف ان کے پیرو کار مؤمنین اور مسلمین کی جانب سے آپ آئیے کہ لوگ آپ کے چشم براہ ہیں اور ان کی رائے آپ کے غیر کے لیے نہیں ہے جلدی کیجئے جلدی کیجئے جلدی کیجئے والسلام علیک۔

اور شیث بن ربعی، حجار بن ابجر، یزید بن حارث بن رویم شیبانی، عروہ بن قیس احمسی، عمرو بن حجاج زبیدی اور محمد بن عمرو تیمی نے لکھا اما بعد زمین کے اطراف سر سبز ہو گئے اور پھل پک چکے ہیں جب آپ چاہیں تشریف لائیے آراستہ فوج پر۔ والسلام۔

اور قاصد آپ کی خدمت میں اکٹھے وارد ہوئے تو آپ نے خطوں کو پڑھا اور قاصدوں سے لوگوں کے بارے میں سوالات کیے۔

سید کہتے ہیں کہ اس کے بعد امام حسینؑ اٹھ کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز رکن و مقام کے درمیان پڑھی اور خداوند تعالےٰ سے طلب خیر کی اس کے بعد مسلم بن عقیل کو بلایا اور ان کو ان حالات سے آگاہ کیا اور ان کے خطوں کا جواب لکھا۔

شیخ مفید نے کہا ہے کہ آنجناب نے ہانی بن ہانی اور سعد بن عبداللہ کو کہ جو آخری قاصد تھے یہ خط دے کر روانہ کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حسینؑ بن علی علیہ السلام کی جانب سے مسلمین اور مومنین

کے ایک گروہ کی طرف ابا لعد ہانی و سعید تمہارے خط لے کر آئے اور وہ
دونو تمہارے آخری قاصد تھے اور میں نے معلوم کی سب وہ باتیں کہ جو تم نے بیان
کی تھیں اور تم سب کی گفتگو یہ ہے کہ ہم امام و رہنما نہیں رکھتے آپ ہماری طرف
آئے شاید خدا آپ کی وجہ سے ہمیں ہدایت اور حق پر جمع کر دے اور میں نے مسلم
بن عقیل کو اپنے بھائی اور اپنے چچازاد اور میرے خاندان میں میرے نزدیک جو
ثقہ شخص ہے تمہاری طرف بھیجا ہے اور اس کو حکم دیا ہے کہ وہ تمہاری حالت اور
تمہاری رائے مجھے لکھے پس اگر اس نے مجھے لکھا کہ تم میں سے صاحبان عقل و خرد اور
اہل فضل و اہل رائے و مشورہ کی رائے اسی طرح ہے کہ جیسے تمہارے قاصد کہتے ہیں
اور جیسا کہ تمہارے خطوط میں میں نے پڑھا ہے تو بہت جلد میں تمہاری طرف آؤں گا۔
انشاء اللہ مجھے اپنی جان کی قسم کہ امام و رہبر نہیں مگر وہ جو کتاب خدا کے مطابق حکم کرے
اور عدل و انصاف کو قائم کرے اور دین حق کا مطیع و منقاد ہو اور اپنے آپ کو رضائے
خدا کا پابند کرے والسلام

اور حسین بن علیؑ مسلم بن عقیل بن ابو طالب رحمۃ اللہ و رضوانہ علیہ کو بلایا اور انہیں
قیس بن مسہر صیداوی اور عمارہ بن عبداللہ ارحبی کے ساتھ روانہ کیا اور انہیں خوف خدا
اپنے کام کو مخفی رکھنے اور لطف و نرمی کرنے کا حکم دیا اور یہ کہ اگر لوگوں کو ایک دل استوار
اور محکم دیکھیں تو آپ کو جلدی خبر دیں۔